از مولانا حبیب الرحمان لدھیانوی ثانی
نبیرہ رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمان لدھیانوی (مرحوم
مہتمم دار العلوم حبیبیہ - لدھیانہ

علماء لدھیانہ اور فتنہ قادیانیت

فتاویٰ قادریہ —— اور

—— تکفیر مرزا غلام احمد قادیانی

برصغیر کے مشہور عالم و مجاہدین لدھیانہ کے خاندان نے ہمیشہ ملک وملت کی بروقت رہنمائی، تدبر، سیاسی علمی مذہبی، سوجھ بوجھ کو ملک کے ہر حصہ میں ہر طبقہ خیال کے لوگوں نے تسلیم کیا۔ علماء لدھیانہ نے ہمیشہ وقت کی نبض کو صحیح طور پر جانچا اور پہچانا اور صحیح رہنمائی کی۔ بدترین ماحول اور ناسازگار حالات میں بھی پوری ثابت قدمی سے ملت اسلامیہ کی رہنمائی کی۔ پوری جرات و بہادری کے ساتھ اعلاء کلمۃ اللہ اور اعلان حق کو انہوں نے اپنی منزل مقصود سمجھا۔ تکفیر قادیانی، راج پال ایجی ٹیشن، تحریک مدح صحابہ اور تحریک کشمیر جیسی تحریکیں اسی خاندان کے فرد فرید رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمان کی رہنمائی میں چلائی گئیں۔ جو عظیم قربانیوں کے بعد کامیابیوں سے ہمکنار ہوئیں۔ یہ اس طرح کی رہنمائی تھی کہ مولانا حبیب الرحمن نے اپنی فہم و فراست سے ہر طبقہ خیال کے لوگوں کو مجلس احرار اسلام کے پلیٹ فارم پہ لاکر جمع کر دیا جس سے پورے برصغیر میں ملت اسلامیہ میں اتحاد بڑھا۔ اور مسلمان قوم قومی طور پر مضبوط سے مضبوط تر ہوئی۔

پیش نظر کتاب فتاویٰ قادریہ وہ مایہ ناز کتاب ہے جو تیرھویں صدی ہجری کے اوائل میں شائع ہوئی جس میں تاریخی فتاویٰ شائع کئے گئے۔ جو علماء لدھیانہ کی علمی قابلیت، مذہبی سمجھ بوجھ اور وقت کے مطابق اسلام کی صحیح تصویر کو پیش کیا گیا۔ لدھیانہ میں یہ خاندان مشہور محدث اور قطب عالم شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد ہے۔ اس خاندان نے علماء کی ایک بڑی جماعت کو پیدا کیا جس میں محدث، مفکر، حافظ، قاری، واعظ، مقرر اور رشد و ہدایت کی گدی کو مزین کرنے والے حضرات موجود تھے۔ جن سے ملت اسلامیہ کو بے پناہ فیض پہنچا۔ اور سینہ سپر ہو کر ملت اسلامیہ

کے لئے ہر محاذ پر رہنمائی کرتے ہوئے نظر آئے۔ علماء لدھیانہ کا شمار برصغیر میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ شاگردوں کی صفِ اول میں نظر آتا ہے۔ جن سے تاریخ کے اوراق بھرپور ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی ہندوستان کی مذہبی اسٹیج پہ ایک مبلغ اسلام اور مناظر دین کی نقاب اوڑھ کر ۱۳۰۱ھ میں نمودار ہوئے۔ انگریز مرزا کی اس تحریک کی پشت پناہی کر رہا تھا۔ انگریزی دان طبقہ اس کے ساتھ تھا۔ اس پرخطر دور میں رئیس الاحرار کے آباؤ اجداد نے ملت اسلامیہ کی رہنمائی کی۔ مرزا کے صحیح خدوخال کو پہچانا۔ اور اپنی روحانی وایمانی فہم و فراست سے مرزا کی ظاہری شکل وصورت دیکھ کر تکفیر کا فتویٰ دے دیا۔ فتویٰ دینے والے فتاویٰ قادریہ کے مصنف رئیس الاحرار کے دادا حضرت مولانا شاہ محمد صاحب اور ان کے حقیقی بھائی حضرت مولانا شاہ محمد عبداللہ صاحب اور حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

جس وقت یہ فتویٰ دیا گیا اس وقت عموماً علماء عالم سکوت اور توقف میں تھے۔ یہ فتویٰ دے کر علماء لدھیانہ نے اپنی انفرادیت اور صحیح تدبر، فہم و فراست اور جرأت کا ثبوت دیا۔ ان حضرات نے قیام دین اور رضاء الٰہی کے لئے رخصت کو چھوڑ کر عزیمت پہ عمل کیا جس کی اس وقت اشد ضرورت تھی۔ چونکہ فتویٰ بروقت اور صحیح تھا۔ لہٰذا دنیا بھر کے علماء نے اس فتویٰ کی تصدیق کی۔

جن علماء نے اس فتویٰ سے وقتی طور پہ اتفاق نہیں کیا تھا۔ بالآخر انہیں بھی تکفیر مرزا غلام احمد قادیانی کے فتویٰ کی تصدیق کرنی پڑی۔ خوشی کا مقام ہے کہ آج دنیائے اسلام مرزائیوں کو خارج از اسلام قرار دے دیا۔ اور حکومت پاکستان نے اس میں سب سے بڑا رول ادا کیا۔ اس عظیم فتنہ سے ملت اسلامیہ بیدار ہوئی۔ اس کا ثواب علماء لدھیانہ کے اکابرین کو ہمیشہ ہمیشہ ملتا رہے گا۔

<u>سو سال قبل دیوبند کا جلسہ دستار بندی پہ تکفیر قادیانی</u> : ۱۴ ربیع الاول ۱۳۰۱ھ دارالعلوم دیوبند میں دستار بندی کا ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں ملک کے ہر حصہ سے علماء نے شرکت کی۔ مسئلہ تکفیر مرزا غلام احمد قادیانی کو علماء لدھیانہ نے اس اجلاس میں اٹھایا۔ اور علمی دلائل سے ثابت کر دیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تکفیر کا فتویٰ درست ہے۔ اس اجلاس میں سخت بحث و مباحثہ کے بعد علماء لدھیانہ کے اس تحقیقی فتویٰ پر سبھی علما کو اتفاق کرنا پڑا۔ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس فتویٰ سے پورا پورا اتفاق کیا۔ اور اپنی گزشتہ تحریرات پہ معذرت ظاہر فرمائی۔ اسی طرح علماء حرمین شریفین نے بھی اس فتویٰ کی تصدیق کی۔ عالم اسلام کا مسلمان اس فتنہ سے متنبہ ہو گیا اور ختم نبوت کا عقیدہ ابھر کر عوام کے سامنے آ گیا۔

فتاویٰ قادریہ کے اصل نسخہ کو اب ضرورت دینی کے تحت آفسٹ پر شائع کیا جا رہا ہے تاکہ آنے والے علماء کی نسلیں اور تاریخ کے طالب علم اس حقیقت کو جان سکیں کہ فتنہ قادیانیت کی ابتداءً تکفیر کا علَم کس خاندان

اور کن اکابر نے بلند کیا۔ اور اگر یہ فتویٰ علماء لدھیانہ کے اکابر نے دیا اور انہی حضرات کو اصابت رائے، جرأت و بہادری کا اجر و ثواب ملے گا۔ کیونکہ ان حضرات کا یہ عمل صرف رضا الٰہی اور دین کے قیام کے لئے تھا۔

__قادیانیت کے بارے میں جواہر لال نہرو کے نام مولانا لدھیانوی کا خط__ قادیانیت کے خلاف پاکستان میں تحریک کے دوران بھارتی وزیر اعظم جواہر لال نہرو نے ایک بیان دیا جو اس مسئلہ کے بارے میں ان کی لاعلمی اور غلط فہمی کا غماز تھا۔ اس موقع پر رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمان نے نہرو آنجہانی کو حسب ذیل خط لکھا۔

محترم گرامی جناب پنڈت جواہر لال صاحب نہرو

تسلیمات! آپ کا وہ بیان میری نظر سے گزرا جس میں آپ نے فرمایا کہ پاکستان میں ختم نبوت کی تحریک تنگ نظری پر مبنی ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ آپ کے بیان کا یہ ترجمہ صحیح ہے یا نہیں۔ مجھے حیرت تو اس بات پر ہے کہ آپ نے ایک خالص مذہبی معاملے میں کس طرح اظہار خیال فرمایا۔ یہ بات تسلیم کر لی گئی ہے کہ کوئی شخص کسی جماعت میں اس وقت تک نہیں رہ سکتا جب تک کہ وہ اس جماعت کے بنیادی عقائد پر یقین نہ رکھتا ہو۔ مثلاً کانگرس میں وہ شخص نہیں رہ سکتا جب تک کہ وہ اس کے بنیادی عقائد پر یقین نہ رکھتا ہو۔ مثلاً کانگرس میں وہ شخص نہیں رہ سکتا جو اس کی جماعتی ڈسپلن کو نہ مانتا ہو۔ اسی بنا پر بہت سے سچے اور پکے کانگرسی کانگرس سے الگ کر دیئے گئے۔ چونکہ وہ کانگرس نظام کے پابند نہیں رہے حالانکہ وہ گاندھی جی کے بتائے ہوئے آدرشوں کو صحیح سمجھتے ہیں۔ مگر صرف ڈسپلن نہ ماننے کی وجہ سے وہ کانگرس سے الگ کر دئیے گئے۔ اس لئے اسلام میں ہر وہ شخص بطور مسلمان کے رہ سکتا ہے جو اس کے بنیادی عقائد پر یقین رکھے۔ اسلام کسی فرقہ یا سوسائٹی کا نام نہیں۔ بلکہ چند عقائد کا نام ہے جو ان کو سچے دل سے قبول کرے۔ اور ان کا اقرار کرے۔

ختم نبوت کا مسئلہ کوئی پاکستان کا نجی مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ تمام عالم اسلام کا بنیادی اور مشترک مسئلہ ہے جو اسلام کے چار بنیادی اصولوں میں سے ایک ہے جو حسب ذیل ہیں۔

۱۔ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کی جائے۔

۲۔ مرنے کے بعد آخرت کا یقین رکھنا۔

۳۔ تمام پیغمبروں پر ایمان لانا۔ وہ خواہ دنیا کے کسی حصہ پر تشریف لائے ہوں۔

۴۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا آخری پیغمبر ماننا۔ اور ان کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آئے گا۔

جو شخص ان عقیدوں میں سے کسی ایک کا بھی منکر ہوگا۔ وہ اسلام سے قطعی طور پر خارج سمجھا جائے گا۔ اور نہ اسے مسلمانوں کی سوسائٹی میں مسلمان کہلا کر رہنے کا حق ہوگا۔ جو شخص مسلمان ہوتا ہوا کسی معنی میں بھی اپنے آپ کو پیغمبر یا نبی کہے وہ اسلام کا باغی سمجھا جائے گا۔ اور قانون اسلام میں وہ کافر اور مرتد قرار دیا جائے گا۔ قادیانیوں

کی جماعت ایک ایسی جماعت ہے جو ہمیشہ اس بات کا اعلان کرتی ہے کہ وہ مسلمانوں کو اس بنا پر غیر مسلم سمجھتی ہے کہ وہ مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتے۔ چنانچہ قادیانیوں نے مسٹر جناح اور لیاقت علی کے نماز جنازہ میں اسی بنیاد پر شرکت نہیں کی کہ وہ مسٹر جناح اور لیاقت علی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ اور وزارتی کمیشن کے سامنے بھی قادیانیوں نے اپنا مطالبہ پیش کیا تھا۔ کہ ان کو ہندوستان میں اقلیت تسلیم کیا جائے۔ اور تقسیم ہند کے دوران انہوں نے اپنی آزاد حکومت بحیثیت اقلیت کے قائم کرنے کی کوشش کی تھی جس میں وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ یہ جماعت (قادیانی) دانستہ اور ارادۃً فرقہ واریت کو پھیلاتی ہے۔ اور پچھلے پانچ برسوں میں مسلمان عوام سے اسلام کے نام پر قوت حاصل کرتے رہے ہیں۔ اور مزید کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے اس سے اختلاف کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ وہ جو کچھ مانگیں وہ پاکستان کے ایک شہری کی حیثیت سے مانگیں نہ کہ اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے اسلام کو استعمال کریں۔ میری یہ ہرگز خواہش نہیں ہے کہ آپ تحریک کی حمایت کریں۔ لیکن میری یہ استدعا ضرور ہے کہ آپ یہ کہہ کر ختم نبوت کی تحریک تنگ نظری پر مبنی ہے دنیائے اسلام کے مسلمانوں کو دکھ نہ پہنچائیں۔

حبیب الرحمان لدھیانوی ۲۸-۳-۵۳ء

علماء لدھیانہ کی خدمات حضرت شاہ محمد صاحب لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے دونوں بھائی دارالعلوم دیوبند سے نہ توفیض یافتہ تھے اور نہ منتسبین دارالعلوم میں سے تھے۔ یہ سب حضرات اپنے والد محترم مشہور محدث حضرت شاہ عبدالقادر لدھیانوی اور دیگر اساتذہ کے شاگرد تھے۔ جن کی ولی اللہی نسبت بہت زیادہ قریب سے حاصل تھی۔ وہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نہ صرف شاگرد ہی تھے بلکہ ولی اللہی سکول کے علمی، روحانی چشم و چراغ تھے اسی لئے علماء لدھیانہ کا خاندان ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں پیش پیش رہا۔ اور انگریزوں سے دست بدست جنگ کی۔ یہی دینی، مذہبی جذبہ وراثت کے طور پر پورے جوش و خروش کے ساتھ اس خاندان میں مستقل چلا آتا رہا۔ اسی لئے حضرت شاہ صاحب عبدالقادر صاحب کے اخلاف نے ردّ قادیانیت کے لئے فوری قدم اٹھایا۔ اور پُرجوش حصّہ لیا۔

شاہ عبدالقادر صاحب کے پوتے رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمان لدھیانویؒ نے ہر طرف سے اپنی توجہ ہٹا کر اپنی جماعت مجلس احرار کو جس کے وہ صدر تھے ردّ قادیانیت کے لئے داؤ پر لگا دیا۔ مجلس احرار کے لیڈروں اور رضا کاروں نے مولانا حبیب الرحمان کی رہنمائی میں قادیانیت کا ڈٹ کر ایسا مقابلہ کیا کہ ان قادیانیوں کا وجود اسلامی معاشرہ میں ہٹ کر رہ گیا۔ اس مقابلہ میں تحریر و تقریر کے علاوہ احرار رضا کار خندہ پیشانی سے شہید بھی ہوتے لیکن مسئلہ ختم نبوت پر حرف نہ آنے دیا۔

علماء لدھیانہ کا خاندان خالص عربی النسل خاندان ہے۔ اس خاندان کے بزرگ اسلام کے مشہور سپہ سالار محمد بن

قاسم کے ساتھ ہندوستان میں آئے۔ اس خاندان کو رشد و ہدایت۔ تقویٰ و طہارت۔ علم و عمل ورثہ میں ملا۔ جو اب تک باقی ہے۔ کتب تاریخ اور خاندانی روایات سے وثوق کے ساتھ کہا جاسکتا ہے۔ کہ یہ خاندان نسلاً و نسباً فاروقی ہے خاندان کے افراد میں اوصاف صدیقی اور فاروقی پائے جاتے ہیں حق بات کہنا ان کی شان ہے۔ مروت، رواداری، سچائی اس خاندان کا زیور ہے۔ اس لئے مشہور رہنما مولانا محمد علی جوہر نے مولانا حبیب الرحمان رحؒ کے اوصاف۔ اخلاق و کردار اور جسمانی قد و قامت، جرأت و بہادری۔ سچائی اور حق گوئی کو دیکھ کر فرمایا۔

"مولانا آپ کو دیکھ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یاد آجاتے ہیں"۔

خاندان کے افراد سے جس قدر دینی فیض برصغیر میں ملت اسلامیہ کو پہنچا اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اور آج اس خاندان کے افراد انڈو پاک میں ملت اسلامیہ کی خدمت اور اسلام کو پھیلانے کے لئے دن رات کوشاں ہیں جس سے ان کا مقصد صرف رضا الٰہی ہے تقسیم ہند کے بعد مشرقی پنجاب میں المیہ کے بعد مسلمانوں کی حیات جدیدہ کا بیڑا ابھی اسی خاندان کے لائق ترین فرزندوں نے اٹھایا جو رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمان کے بیٹے ہیں۔ جن کے نام اس طرح ہیں۔ مولانا خلیل الرحمان جن کا قیام پھگواڑہ ضلع کپور تھلہ میں ہے۔ اور بڑے صاحبزادے ہیں۔ مولانا سعید الرحمان جن کا قیام لدھیانہ میں ہے۔ اور جامع مسجد دہلی کے خطیب و امام ہیں۔ مولانا محمد احمد رحمانی جن کا قیام بھی حبیب روڈ لدھیانہ رحمان منزل میں ہے۔ پنجاب میں افتاء کا قلمدان ان کے ہاتھ میں ہے۔ اور بطور مفتی پنجاب کے عوام اور گورنمنٹ کے حلقوں میں نہایت عزت اور احترام کی نظر سے دیکھے اور جانے پہچانے جاتے ہیں۔

گزشتہ تیس سال میں ان تینوں حضرات نے اخلاص کے ساتھ اس علاقہ میں بے غرض اسلام اور ملت اسلامیہ کے لئے کوشش کی جس کا نتیجہ ہے کہ آج امرتسر سے لے کر دہلی تک مساجد کھل گئیں۔ اور پورے پنجاب میں مسلمان بلا کسی خوف اور ہراس اپنی مذہبی رسومات اور تمام کام و تجارت میں مصروف کار نظر آتے ہیں۔ یہ ایک اہم کام تھا۔ جو کہ رئیس احرار حضرت مولانا حبیب الرحمان کے تینوں صاحب زادوں نے انجام دیا۔ اور برابر اس علاقہ میں قیام دین میں مصروف ہیں۔

میں بارگاہ رب العزت میں دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے خاندان میں علمی وراثت اور علم و عمل کو باقی رکھے اور خاندان کے اخلاف کو اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

رئیس الاحرار مرحوم